جلد ۶ | بمبئی :- دوشنبہ ۲ محرم الحرام ۱۳۱۹ھ مطابق ۲۲ اپریل ۱۹۰۱ء | نمبر ۱۴

مقدمۂ انجلیش

گورکا پیٹ پھوڑ دیا

مسٹر ہنل کی جو عرضی واپس ہوئی۔ اوسکی وجہ گورنمنٹ نے بتائی ہے کہ تمنے بڑی آزادی کے ساتھ وائسرائے اور لفٹنٹ گورنر پر حملے کئے ہیں اور واقعی یا شاید ہے کہ بعض بعض مقامپر تو مسٹر ہنل نے کھلم کھلا وائسرائے بہادر اور لفٹنٹ گورنر پر حملے کئے ہیں اور ایسے کئے ہیں کہ خدا کی پناہ۔ نہ تو سے کچھ ایسے پہلو لئے ہوئے ہیں کہ جنسے بہت بڑے بھید کا پتہ چلتا ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ وائسرائے بہادر گورنمنٹ کے منشا کے خلاف کوئی اور ہی پالیسی ذاتی منفعت کے خیال سے اختیار کی ہے۔ چیف منشی کی نسبت لکھا ہے کہ یہ خوشامدی ہے۔ فیصلوں میں بالا دست حکام کی رعایت مدنظر رکھتا ہے۔

صوفی جی سدھار گئے

صوفی انبا پرشاد اڈیٹر سابق جامع العلوم کیلئے آخر وہی ہوا جو ہم وہاں پیشتر ہی سمجھ چکے تھے اپیل سے بھی کچھ کام نہ چلا دونوں سزائیں بحال رہیں۔ فیصلہ سُنتے ہی سپاہیوں نے انبا پرشاد کو حلقے میں لے لیا۔ پچھلے ہفتے ہم نے صوفی انبا پرشاد کی امداد کے لئے مضمون لکھا تھا اور ہم پھر روسائے مرادآباد کو اوسطرف متوجہ کرتے ہیں کہ وہ ضرور کچھ نہ کچھ امداد کریں۔ اور ہمکو اطلاع دیں۔ تھوڑے روز انتظار کرکے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اون کی رگ حمیت کچھ پھڑکی ہے یا نہیں۔ اگر اونھوں نے کروٹ نہ لی تو پھر ہم ذاتی طور پر صوفی انبا پرشاد کے بال بچوں کی گذر اوقات کا کچھ نہ کچھ بندوبست کرینگے۔ لیکن یاد رہے کہ تمام روسائے مرادآباد کی ناک کٹ جائیگی۔

نئے سال کی بھینٹ دو اڈیٹر

معلوم ہوتا ہے کہ جیسے روزانہ بمبئی میں طاعون کیس ہوا کرتے ہیں ایسے ہی ہر سال اخباری کیس بھی ہوا کرینگے جیسے کہ قانون سڈیشن نکلا ہے کوئی سال خالی نہیں جاتا۔ کہ کوئی دیسی اڈیٹر اوسکی بھینٹ نہ چڑھتا ہو۔ اس سال میں دو اڈیٹر بھینٹ چڑھے۔ ایک اڈیٹر جامع العلوم اور ایک اڈیٹر حبل المتین۔ اس بیچارے کا اپیل بھی خارج ہوا۔ تین ماہ کی محض قید ہوئی۔ اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ۔ دونوں سزائیں بدستور رہیں۔ اڈیٹر حبل المتین کی سزا کا تو خیر اس قدر افسوس نہیں کیونکہ اخبار نویسی کی پہلی منزل قید محض ہے۔ دوسری قید سخت۔ تیسری پھانسی یا کالا پانی۔ افسوس تو ہمکو صرف اس بات کا ہے کہ بیان کے مضمون نے اڈیٹر حبل المتین سے ذرا بھی ہمدردی ظاہر کی۔

خود ہی برباد کرتے ہیں

معلوم ہوتا ہے کہ ڈچون کے پاس ابھی تک سامان جنگ کا ذخیرہ بہت ہے۔ باوجودیکہ ہمارے فوجی افسرون نے بہت سے میدانون میں اونکا بہت کچھ سامان اڑا لیا اور اکثر مقامات پر اونہون نے خود بھی برباد کر ڈالا لیکن پھر بھی اونکے پاس سامان کی ایسی کمی نہیں ہوئی کہ جس سے وہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھ جائین۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اب تک شہرون شہران دھوان دھان کئے ہی جاتے ہین۔ جنرل بلومر نے جب مقام پیٹرس برگ پر چڑھائی کی۔ تو وہان کی ڈچ فوج اون کے پہنچنے سے پہلے ہی نوک دُم ہو گئی۔ اُس کے پاس کارتوس وغیرہ تو بکثرت تھے لیکن سپاہیون کی تعداد صرف ۳۰۰ تھی۔ اسلئے وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔ لیکن کمبخت گئے ہی تو ایسے گئے کہ ہماری فوج کو سوائے اوس قصبہ کے اور کچھ ہاتھ نہ آیا۔ ڈچون کے پاس ۲۵ ہزار کارتوس تھے اونھون نے ذرا دون ہمتی دکھادی۔ اور جو بڑی توپین تھین اونھین ہمراہ لیکر چلتے ہوگئے۔ شہر کے گرد پُل مسمار کر گئے کہ انگریزی فوج اون سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ اور اوسکو ندی نالے پھلانگنے میں دقت پڑجائے۔ امر قیصر جو ڈچون کے کارتوسون کی تعداد بتائی گئی ہے۔ اوس سے اسکا اندازہ ہوسکتا ہے کہ جب صرف ۳۰۰ سپاہ کے پاس ۲۵ ہزار کارتوس اور ۲ بڑی توپین تھین تو ہزار و دو ہزار سپاہ کے ساتھ تو بے انتہا سامان جنگ ہوتا ہوگا۔ معلوم نہین کہ یہ سامان ان کے پاس کہان سے آرہا ہے۔

دیوانہ ملا کا پاگل لشکر

صومالی لینڈ کے جنگ آزما ملا کو انگریزی اخبارات نے دیوانہ بنایا تھا اسکی بجائے سمجھ لیا تھا کہ وہ کیا ہے۔ ایک دیوانہ کے بنائے کیا بن سکتا ہے۔ اسکی دیوانگی ہزار زور کرے لیکن اور لوگ تو کچھ پاگل نہین جو اوسکی مجذوبانہ بڑ کے قائل ہوجائین اور وہم جہالت میں آکے جان دینے کے لئے تیار ہوجائین۔ مگر اب یہ سنکر ہم کو سخت حیرت ہوئی کہ دیوانہ ملا نے ۸ ہزار سپاہی لڑنے مرنے کے لئے تیار کر لئے ہین۔ دیوانہ ملا کا ارادہ ہے کہ برٹش گیریزن واقع دراؤ پر حملہ کر بیٹھے۔ دیوانہ ملا کے پاس سامان جنگ بھی کافی حد پر موجود ہے۔ غرض اوسنے جنگ کی تمام ضروریات بہم پہنچالی ہین۔ سمجھ مین نہین آتا کہ ایسے پاگل کو جو دیوانہ بکار خویش ہشیار کا مصداق ہو کیون مجنونالحواس بنایا جاتا ہے۔ مہدی سوڈانی کو بھی انگریزی اخبارات دیوانہ ملا کہا کرتے تھے۔ حالانکہ وہ شخص ہزارون ہوشیارون سے زیادہ ہوشیار تھا۔ اوسنے اپنی دیوانگی سے بڑے بڑے جنرل مدبرون کے حواس باختہ کردئے۔ عجب نہین جو یہ بھی دیوانہ ایسا ہی نکلے۔ پہلی ہی کوشش میں جب اسنے ۸ ہزار سپاہ کا لشکر تیار کرلیا۔ تو ممکن ہے وہ چار ہی مہینے میں معقول لشکر تیار کریگا۔ اور کمال یہ کہ پہلی ہی چوٹ پہ ہمارے بہادر لشکر کو شکست بھی دیچکا ہے اگر دوسری جنگ میں بھی ہمارے شائستہ اور تعلیمیافتہ فوجی تہذیب کے کام لیا یعنی بھاگ کھڑے ہوئے تو

مدعی سست گواہ چست

جنگ ٹرانسوال کے حالات بھی عجیب و غریب سننے میں آتے ہین۔ پہلے تو انگریزی اخبارات یہ لکھ رہے تھے کہ تمام ڈچون کی ہمتین ٹوٹ گئی ہین۔ انگریزی فوجون نے اونکا بلیتھن نکال دیا۔ اب اونمین مقابلہ کی طاقت نہین رہی اور نہ وہ مقابلہ کرنا چاہتے ہین لیکن اپنے افسرون سے مجبور رہین۔ کہ وہ للکار للکار کر اونکے قدم آگے بڑھوا دیتے ہین۔ غرض افسرون کی ڈانٹ ڈپٹ سے کام چل رہا ہے۔ مگر اب یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ وہان تو وہی مدعی سست گواہ چست کا مضمون ہو رہا ہے۔ پریسیڈنٹ سٹین جو سب کا گرو گھنٹال ہے وہ خود ہمت ہار چکا اور دل سے چاہتا ہے کہ کسیطرح اس کھٹکے سے پیچھا چھٹے مگر وہ دہقانی ڈچون کو پکار پکار کر یہ سمجھا رہے ہیں کہ تم بس اب جانے دو۔ انگریزی قوم بہت زبردست ہے آسکے مقابلہ کا حوصلہ نہ کرو۔ زیادہ اوچھل کود کرو گے تو تمام ملک برباد ہوجائیگا مگر وہ یہ جواب دیتے ہین کہ ہم تو کبھی نہین مانینگے۔ جبتک ہم میں دم ہے کبھی لڑنے سے باز نہ آئینگے۔ قرینہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پریسیڈنٹ نے ان کو پہلے ہی یہ ہدایت کردی ہوگی کہ جب میں تمکو صلح پر آمادہ کہون تو تم ایسا جواب دیدینا تاکہ برٹش گورنمنٹ یہ سمجھ لے کہ یہ جنگ عام جوش کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ اور یہ مدت دراز تک چلتی رہیگی۔ ممکن ہے اس خیال سے برٹش گورنمنٹ کا ارادہ بدل جائے۔ لیکن یہان ان باتون کی کب پرواہ ہے۔

ہفتہ میں مع تکمیل :۔ لوبہی ہندوستانیو خوش ہوجاؤ۔ پہلو تو ہمارا رویہ اور شمار پر دو گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کرچکے تھے کوئی ہفتہ ایک ہی پیل ہوا کرتا تھا اب ہفتہ میں مع تکمیل ہوگئے۔ تفصیل اسکی یہ ہے کہ اخبار پیل جو اسرقسم کے ہفتہ میں ایک بار شایع ہوا کرتا تھا اب دوبار ہونے لگا۔ چونکہ یہ اخبار اسم بامسمی ہے لہٰذا ہم اوسکی ترقی کے آرزو مند ہین خدا اسکو...

بابا میان کی شادی :۔ محمد امیر صاحب مالک اخبار مسلم بمبئی کے فرزند دلبند محمد یوسف عرف بابا میان کی شادی بانہایت دھوم دھام کے ہوئی جس میں تقریبًا ڈیڑھ سال کو تھی گر بعض خاص ارشادات سے ملتوی رہی اور شادی کی رات کو بہ وجود تشریف دلہا کے والد کے سر پر سہرہ شادی باندھا گیا الحمد للہ ...

جلوۂ طلوع ما بعثرۃ ... کے شوقین ایشان فرخ کے جلسہ ہوتا ہے بہت بیمن تھے۔ بعضون کی توقعین ہیں کہ واپس کردین گر بعضون نے واپس لینے سے انکار کیا اور بہار ہین ... سابق نام میں ... مطلب ...

اور چپل پڑی

ہم بھی دیکھیں کہ نامعقول فوج کب تک ہماری بہادر گورنمنٹ کے مقابلہ میں اڑے رہتے ہیں۔ ہماری گورنمنٹ بھی اونکو نیست و نابود کر ڈالنے کی فکر میں لگی ہوئی ہے پہلے جو یہ فوجیں روانہ کر چکی ہے۔ وہ چاہے کافی ہوں یا نہ ہوں مگر اسنے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ فوج بھیجے ہی چلے جاوے۔ تاکہ بغیر مقابلہ کئے کثرت فوج سے ڈر کر ہی جرمن ڈھیلی ہو جائیں۔ چنانچہ ۱۳ اپریل کو آمد سائیکٹ سنتیم فوج سے بھرا ہوا انگلستان سے جہاز روانہ کر دیا۔ اسمین ۵۴۳ پیدل و سوار ہیں اور ۹۰۵ دیگر رسالے کے سپاہی ہیں۔ اور خچر وغیرہ بھی ہیں۔ گولہ بارود بھی کافی ہے غرض کسی بات کی کمی نہیں ہے۔ اور کمی کیوں ہونے لگی برٹش حکومت کچھ ایسی ویسی تھوڑی ہے جو دو جرمنوں کے دبانے سے دب جائے۔ اگر روس فرانس مقابلہ میں آجائیں تب بھی یہ دو دو ہاتھ تو ایسا رکھے کہ ان دونوں کا لہو پانی ایک کر دے۔

ابتدائے جنگ میں جو ایک جرمن دریدہ فوج نے لاف و گزاف کی باتیں کی تھیں کہ فوج غالب آئیں گے کیونکہ انکی رگ رگ میں جوش بھرا ہوا ہے۔ اسپر مخاطب نے کہا (جو انگریزی آدمی تھا) کہ انگریزوں کی فوج بہت ہے وہ تمہارے مقابلہ میں ایک لاکھ فوج بھیجدیگی۔ اوسنے کہا کہ کیا پرواہ ہے ہمارے فوج سب کو کاٹ کے دھر دیں گے۔ اوسی شخص نے کہا کہ دو اور ایک لاکھ فوج بھیجیگی۔ اوس فوج نے کہا کہ ہمارے فوج اوسکو بھی کاٹ ڈالیں گے۔

غرض یہ کہ کئی منٹ تک کہنے والا یہ کہتا رہا کہ برٹش اور فوج بھیجیگی۔ اور وہ فوج بھی کہتا رہا کہ فوج ہمکو بھی کاٹ کے پھینک دیں گے۔ خدا جانے اب وہ فوج کون سے بہشت میں جا بیٹھا ہے۔ ہماری گورنمنٹ تو ابھی بھی جاری رکھیں کھمبین منڈی کی ہیں۔ ڈھیر گجی جرمن ابھی سے ڈھیلی ہوگئیں۔

کیوں ؟ ہم نہ کہتے تھے

خبر جو قاتلوں کو پھانسی کی سزا ہوگئی۔ خیر یہ تو ہونی ہی تھی کیونکہ قاتل خود اقراری تھے۔ علاوہ ازیں ظاہری ثبوت بھی موجود تھے۔ قاتلوں کے اظہارات دُہرانے اور اون کے کیس کی تقریر پر ریمارک کرنا اس وقت فضول معلوم ہوتا ہے مگر ہاں اتنا ذکر کرنا ضروری ہے کہ وہ قاتل مرتے مرتے ایڈیٹر اخبار اسلام کو بھی لے مرے صاف کہہ گئے کہ ہمکو اخبار اسلام نے جوش دلایا جیسے ایسی چٹھیاں چھاپیں کہ جنسے ہمارے پیر و مرشد کی ہتک ہوئی۔ اس وجہ سے ہم مارنے مرنے پر آمادہ ہوگئے گویا اون کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ اگر اخبار اسلام میں اس قسم کی تحریریں شایع نہ ہوتیں تو یہ واقعہ بھی نہ ہوتا۔ اب ہم ایڈیٹر اخبار اسلام سے پوچھتے ہیں کہ ہمنے جو کچھ لکھا تھا وہ بیجا تھا یا بجا۔ ہمنے عوام کا خیال نیک نیتی کے ساتھ ظاہر کیا تھا اور اسپر بحث نہیں کی تھی کہ وہ مضامین واقعی جوش پیدا کر دینے والے ہیں یا نہیں اور نہ یہ خیال ہمارے مدنظر تھا۔ اسکی تفصیل یا اسکی تحقیق تو ہم جب کرتے کہ ایڈیٹر اخبار اسلام سے کچھ دشمنی ہوتی۔ ہمنے تو صرف یہ بات جتائی تھی کہ جاہل اس بات کا اندازہ نہیں کر سکتے کہ یہ تحریر واجبی ہے یا غیر واجبی سادہ اسپر جوش میں آجانا بیجا ہے یا بجا بلکہ جاہلوں میں اگر اتنا مادہ پیدا ہو جائے تو پھر وہ جاہل ہی کیوں کہلائیں۔ اون کا جوش تو مثل بارود کے ہوتا ہے کہ ذرا بھی حرارت پہونچی اور وہ بھڑک اوٹھی۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری گورنمنٹ نے قانون سڈیشن میں وہ مضامین شامل کر دئیے ہیں کہ جنسے دو فرقوں میں اشتعال پیدا ہو۔ خواہ وہ مضامین ایڈیٹر کے ذاتی ہوں یا نامہ نگاروں کے۔ ایڈیٹر اسکو تعبیرہ بند پیش کر سکتا ہے کہ مذہبی بحث کیلئے کوئی قید نہیں۔ یہ سچ ہے۔ لیکن ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مقامے دارد ؂

قانون سڈیشن خاک میں ملا دیا

خبر جو قاتلوں نے جو اپنے اظہارات میں اخبار اسلام کو بھی لپیٹ لیا اور بہت زور دیکر کہا کہ جو کچھ فساد ہوا اخبار اسلام کی بدولت ہوا اسکو ضرور پھانسنا چاہیے اور معقول سزا دینی چاہیے کیونکہ سب جوش اسیکا پھیلایا ہوا ہے۔ اور مجرموں کے وکیل نے بھی اخبار اسلام کی تحریروں کا ذکر کرکے مجرموں کے قصور کو ہلکا ثابت کرنا چاہا۔ اسپر جج صاحب نے یہ فرمایا کہ ایسی شائستگی کے زمانہ میں ایسی تحریروں کا کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ بلکہ ایسے کوتہ اندیشوں کو جو ایسی تحریروں کو پڑھکر آپے سے باہر ہو جاتیں سخت سے سخت سزا دینی چاہیے۔ تاکہ ایسے جاہلانہ خیالات کی ترقی نہ ہو ٭

جج صاحب کا یہ فرمانا بجا اور درست ہے۔ مگر ہم کمال ادب کے ساتھ جج صاحب کی خدمت میں با ادب چند سوال پیش کرتے ہیں:۔ (۱) قانون سڈیشن اخبار والوں کا گلا گھونٹنے کے لئے کیوں بنایا گیا۔ اور اسکا منشا کیا ہے۔ (۲) بقول آپکے جب شائستگی اسدرجہ بڑھ گئی ہے یا آپ پھیلانا چاہتے ہیں کہ کسی کی تحریر سے کسیکو جوش نہ ہو۔ یا دلی صدمہ نہ پہونچ سکے تو پھر لائبل کے قانون میں اس شائستگی سے کیوں کام نہیں لیا جاتا۔ (۳) مسٹر تلک کو سزا دیتے وقت شائستگی کا کیوں نہ خیال کیا گیا۔ کیا سبب ہے کہ اوسکی تحریروں کو بغاوت (قوم مرہٹہ) کی بنیاد قرار دیا گیا۔ (۴) شائستگی کب سے شروع ہوا ہے اور کب تک رہیگا۔ (۵) دیسی اخبار والے کو پولیس عام بدامنی پھیلانے فرقہ کو کسی فرقہ کے مقابل میں جوش دلانے میں پھانسے اور ایڈیٹر اپنی صفائی میں آپکی شہادت کرانا چاہے تو کیا آپ مہربانی فرماکے بحیثیت گواہ کے اسی بیان کو دُہرانے کی تکلیف گوارا کیا کریں گے۔

آخر جاتے کہاں؟

پریٹوریا کے باشندے جو برٹش جیل خانہ کے خوف سے ادھر ادھر رفو چکر ہوگئے تھے وہ اب اپنا سا منہ لیکر واپس آرہے ہیں۔ انھوں نے اپنے ٹھکانے کی جگہ بہت کچھ تلاش کی مگر جب خانہ برباد ہی ہوگئے تو ٹھکانا کہاں لگ سکتا تھا۔ آخر ادھر گھوم کے ہی قدموں جنگی گورنمنٹ کے قدموں میں گھومنا پڑا۔ جوق در جوق جیل خانہ کیطرح چلے آتے ہیں۔ اور برضا و رغبت خود جیلخانے میں بھرتی ہوتے ہیں۔ ایک جیلخانہ تو خوب ٹھساٹھس بھر چکا۔ دوسرے کی تجویز ہو رہی ہے۔ کمبختوں نے پہلے ہی یہ نہ سوچ لیا کہ انگریز بہادروں سے بھاگ کر کہاں نکل جائینگے۔ یہ جانتے ہی نہیں کہ دنیا کا کوئی حصہ ایسا نہیں جس میں انگریزوں کی سلطنت نہو۔ پھر بھلا بھاگ کر جاتے تو کہاں جاتے۔ یہ تو سمجھے ہوئے تھے کہ ہم اکٹھا ہو کر پھر ایک زبردست حملہ کرکے پریٹوریا پر قبضہ کرلینگے مگر یہ معلوم ہی نہیں کہ انگریزوں کے ہاتھ میں جو ملک آگیا۔ اوسکا نکال لینا آسان کام نہیں ہے۔ جنرل پلومر نے پیٹرزبرگ پر حملہ کرکے ڈچوں پر ثابت کردیا کہ اب اونکی ساری کوششیں فضول ہیں بہتری اسی میں ہے کہ بخوشی انگریزوں کے آگے اطاعت خم کریں۔ جنرل فرنچ نے تو انکی ایسی خبر لی ہے کہ کرنیکے کام کا ہی نہ رکھا۔ اول تو آدمی قلیل التعداد بنسبت سپاہ بہت۔ مقابلہ کسی صورت میں اگر انکی آلات جنگ اور سامان رسد بھی ہو۔ تو مقابلہ نہ کرینگے جنرل فرنچ نے ہر حملہ میں یہی کوشش کی جہاں تک ہوسکے ان کے ہتھیاروں اور رسد پر قبضہ کیا جائے تاکہ کسی صورت سے لڑنے کی ان میں صلاحیت باقی نہ رہے۔ اور ترکیب بہت کارگر ثابت ہوئی۔ یہ ہر طرف منتشر ادھر ادھر چھپے چھپے پھرتے ہیں۔

قانون سے قانون کا توڑ

مسٹر ڈے پی ہنیل سشن جج معطل شدہ نے اپنی تمام حقیقت وزیر ہند کی خدمت میں پیش کرنی چاہی تھی مگر بدقسمتی سے وہاں تک عرضی ہی نہ پہونچ سکی۔ اسکی وجہ یہ ہوئی کہ بغیر وساطت گورنمنٹ ہند وہاں عرضی پہونچ نہیں سکتی۔ گو کہ ایک عرضی اسی مضمون کی مسٹر ہنیل نے علیحدہ بھیج تو دی ہے لیکن وہ بیکار ہے۔ سوا اسکے کہ وزیر ہند اوسے پڑھکر چپ ہو رہیں۔ اور کچھ نہیں کرسکتے۔ مقررہ ذریعہ سے تو وہ کچھ ہو بھی نہ کرنیا۔ یہان یہ صورت ہوئی کہ عرضی کا پلہ جو نحو حد سے زیادہ بڑھا ہوا تھا۔ اسلئے گورنمنٹ بنگال نے اوسے روک لیا۔ اور سامارو رکھکے واپس کردیا اور وہ قانون بھی بھیجدیا کہ جسکے ذریعہ سے عرضی روکی گئی اور اوسکو مفصل بھی لکھدیا کہ تمنے حکام پر ہاتھ صاف کیا ہے بلکہ بعض معتبر والیٹر لائے بہادر اور لفٹنٹ گورنر پر بھی بوچھاڑیں کی ہیں۔ اسلئے یہ عرضی وہان نہیں جاسکتی۔ اگر تمہیں بھیجنی ہی مقصود ہے تو سیدھا سیدھا مطلب ادا کرو کسی حاکم کو نکتہ چینی پر سچ ہے جب دن برے آتے ہیں تو ہر طرف سے ناکامی ہی ناکامی کی صورت نظر آتی ہے۔ اگر مسٹر ہنیل کو اپنی حالت کو وزیر ہند کے گوشگذار کردینا ہے تو انہیں چاہئے کہ فی الحال تو ایسی عرضی لکھیں کہ قانوناً اسے وزیر ہند کی خدمت میں بھیجے جانے کا استحقاق ہے۔ جو وزیر ہند کے نام اگر انھوں نے کوئی پرائیویٹ عرضی بھیجی ہے تو شاید اسکی واوری کی انھیں امید ہوگی مگر یہ امید بالکل موہوم ہے اسلئے کہ برٹش گورنمنٹ کا کوئی کام خلاف قانون نہیں ہوسکتا۔ بیچارے عجیب کشمکش میں پڑے ہوئے ہیں۔ سچ ہے دریا میں رہکر مگر سے بیر رکھنا خلاف مصلحت ہے۔

اب معلوم ہوا

لارڈ رابرٹس نے جنگی سامان کی نسبت ایک رپورٹ شایع کی ہے اور یہ لکھتے ہیں کہ تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ہمارا جنگی سامان بالکل خراب ہے۔ غنیمت ہے کہ لارڈ رابرٹس بہادر نے اختتام جنگ کے قریب سامان جنگ کیطرف توجہ کرڈالی اور جانچ پڑتال کرکے یہ فرمایا کہ واقعی ہمارا فوجی سامان نہایت خراب ہے۔ آخر کیا کرتے۔ اسکی کوئی نہ کوئی وجہ تو بتلانی چاہئے کہ فیصلہ جنگ میں اسقدر تاخیر کیوں۔ اور واقعی یہ وجہ قابل تسلیم بھی ہے کیونکہ کافی سامان جنگ کیساتھ معدودے چند آدمیوں کو زیر کرنا کوئی بات نہ تھی اور ہمنے دیکھ بھی لیا کہ جب کبھی ہماری طرف سے بڑی توپ کا فیر ہوا ڈچوں کے چھکے چھوٹ گئے۔ سب سامان وہاں چھوڑ چھاڑ کر بھاگ کھڑے ہوگئے لیکن ایسی ایسی تھوڑی توپوں سے کیا ہوسکتا تھا۔ لارڈ رابرٹس کی ہمت و شجاعت پر آفرین ہے کہ اونھوں نے ایسی ناگفتہ بہ حالت میں بھی ہر طرف فتح کا ڈنکا بجایا۔ مگر قدر عافیت کسے داند کہ بمصیبتے گرفتار آید۔ اگرچہ انہیں فتح ہی فتح نصیب ہوئی۔ لیکن انکا دل ہی جانتا ہے۔ کہ کیسی کیسی دقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اسلیئے اب انھوں نے ریمارک کیا ہے کہ جنگ جنوبی افریقہ کے لئے برٹش گورنمنٹ کیطرف سے جو سامان دیا گیا وہ بالکل ناکافی تھا لیکن مثل مشہور ہے مشتیکہ بعد از جنگ یاد آید برکلہ خود باید زد۔ اگر لارڈ موصوف یہ ریمارک اوسوقت کرتے جب خود میدان میں بار ہا ہوسکتے تھے تو البتہ زیادہ مفید ثابت ہوتا۔ اور ایسی کامیابی حاصل ہوتی کہ پھر ڈچوں کو سر اوٹھانیکی ہمت نہ ہوتی۔ اب بھی اگر برٹش گورنمنٹ اس ریمارک سے فایدہ اوٹھاکر سامان جنگ میں ترمیم و اصلاح کرے تو اچھا ہے۔

ہندی مسلمانوں کی عالی ہمتی

چندۂ حجاز ریلوے

نام	مقام	رقم	معرفت
زوجہ عبدالقادر صاحب	ڈول (مجال)	[illegible]	نورالدین صاحب
بنت حبیب خانساماں	کلکتہ	[illegible]	
ابراہیم کریم بخش [illegible]	[illegible]	[illegible]	
جناب شبیر علی صاحب	ہوڑہ	[illegible]	عبدالرحمن صاحب
محمد حسن صاحب [illegible]	مظفرنگر	[illegible]	
کفایت اللہ صاحب، والدہ [illegible]	شاہجہانپور	[illegible]	حافظ محمد [illegible] صاحب
[illegible] صاحب	"	[illegible]	"
والدہ اسمعیل خان صاحب	"	[illegible]	"
میزان		[illegible]	
رقم سابقہ		[illegible]	
میزان کل		[illegible]	

نوٹ۔ چندۂ حجاز ریلوے کی رسیدوں میں جو [illegible] میں شائع ہوئی ہیں [illegible] کا اضافہ ہیڈ کلرک کی غلطی سے ہو گیا ہے اسکے سوا ایک روپیہ بارہ آنے میزان کل میں سے کم کر دینے چاہئیں۔ گو چونکہ چندۂ حجاز ریلوے میں سے ایک [illegible] کم ہو جانیسے ہمارا دل [illegible] کتاب ہے اسلئے [illegible] کی رقم [illegible] بدولت جناب [illegible] کے مکہ معظمہ کی [illegible] چڑھاتی ہیں ایک روپیہ اپنے قدرتی چندہ کے عنوان سے جمع کیا گیا۔ ہماری نصیب کیا اتنا [illegible] بھی [illegible] خدا [illegible] بینک میں جمع ہو گئے۔

حجاز ریلوے کے اسٹیشن

جو مسلمان کہ واقعی مسلمان ہیں اون کو حجاز ریلوے سے اس درجہ دلچسپی ہے کہ وہ اس کے جلد تیار ہو جانے کی رات دن دعائیں مانگ رہے ہیں۔ اون میں سے اکثر آدمی ہم سے حجاز ریلوے اسٹیشن کا حال دریافت کرتے ہیں کہ کہاں کہاں بنیں گے لہذا عام اطلاع کے لئے ہم آج تفصیل وار سبکے نام لکھے دیتے ہیں۔

مجلس اعلی نے حجاز ریلوے کے متعلق یہ تجویز بالاتفاق منظور کر لی ہے کہ مکہ معظمہ اور شام کے درمیان مفصلہ ذیل اسٹیشن ہوں گے:۔

پہلا اسٹیشن دمشق (شام) دوسرا المزیریب (یہ بڑا عالیشان اسٹیشن ہوگا) تیسرا المفرق۔ چوتھا الزرقا (یہ مقام بڑا سرسبز اور شاداب ہے) پانچواں قطرانہ چھٹا معان۔ ساتواں بطن الغول۔ آٹھواں المدورہ نواں ذات الحج۔ (مقامات مذکورہ میں سلطنت عثمانیہ کے قدیم قلعجات بنے ہوئے موجود ہیں۔) دسواں تبوک (یہ تبوک وہی ہے جہاں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ کبریٰ مسمّی بہ "غزوۂ تبوک" مخالفان اسلام سے کیا تھا) گیارھواں اخیضر (یہ مقام شام اور مکہ معظمہ کے نصف میں واقع ہے) بارھواں دار الحمرہ۔ تیرھواں معان جو دو ہوا؟ معارج الروس۔ پندرھواں مدائن صالح۔ سولھواں مدین۔ سترھواں الخلتین۔ اٹھارھواں مدینہ منورہ (علیٰ صاحبہا الصلوۃ والتسلیم) اور انیسواں یعنے آخری اسٹیشن مکہ معظمہ (زاد اللہ شرفا وتعظیما)

اس وقت حج کے قافلے شام سے مکہ معظمہ تک دس روز میں پہونچتے ہیں لیکن مجوزہ ریلوے کے ذریعہ قافلے ڈھائی روز میں پہونچا کریں گے۔

مسٹر واش ڈانس ہو گئے

آنند بازار پتریکا کے ایک نامہ نگار نے جناب گنج (چاٹگام؟) سے ایک عجیب لطیفہ لکھا ہے۔ اوس کے پڑھنے سے ہر شخص معلوم کر سکتا ہے کہ صاحب بہادروں کے سفید خون کو کالے چمڑے والوں کے سیاہ خون سے قطعی نفرت ہے جب کالے خون والا سامنے آجاتا ہے تو سفید خون چکر کھانے لگتا ہے۔ یہ صفت ہر صاحب بہادر میں تو نہیں مگر اونہیں میں سے بہتیرے ایسے ہی تنگدل ہیں جو دیسی لوگوں سے ہندو ہی کی طرح پیش آتے ہیں مگر جنکا خمیر سوڈا واٹر سے بنا ہوا ہوتا ہے وہ تو ذرا ذرا سی باتوں میں ابل پڑتے ہیں۔ چنانچہ وہ نامہ نگار لکھتا ہے کہ مسٹر واش صاحب چاٹگام کے سب ڈویژنل افسر ہیں۔ ایک دفعہ بغرض معائنہ ہسپتال میں تشریف لیگئے اور کسی چیز کی کمی یا کسی بات کی بے احتیاطی سے خون میں جوش اور غصہ کھڑا ہوا۔ ہسپتال اسسٹنٹ بابو متھرا ناتھ پر برس پڑے اور لگے ولایتی فصاحت بگھارنے۔ جو منھ میں آتا تھا فوراً سو پیشتر بابو صاحب پر جھاڑ دیتے تھے۔ بابو جی نے کہا جناب اپنی زبان سنبھالئے یہ شریفوں کا شیوہ نہیں اتنا کہنا تھا کہ صاحب بہادر کا جوش دوبالا ہو گیا۔ اور شیر ببر کی طرح غریب بابو پر لپک پڑے۔ سخت کلامی سے مار پیٹ کی نوبت آگئی۔ بابو نے بھی اگرچہ زخم کھائے مگر ہاتھ پاؤں جھٹک کے صاحب بہادر کا مقابلہ کیا۔ گو پھر دیسی دیسی ہے اور انگریز انگریز۔ پھر بھی یہی خیال دامنگیر رہا کہ ایسا نہو صاحب بہادر کی کوئی ہڈی پسلی ٹوٹ جائے تو آسانی تھوڑی ہی نا ہے۔ غرض اونھوں نے محض دفع الوقتی سے کام لیا مگر صاحب بہادر کی حرارت ایسی بڑھ گئی کہ اونھوں نے بڑی بیرحمی سے ساتھ [illegible] مار کر دے پٹکا۔ پتھریلی زمین تھی منھ کے بل گرنے سے دانت کی ٹوٹ گئے۔ اسکے بعد لاتوں گھونسوں کی خبر لینی شروع کر دی۔ پھر تو ڈاکٹر صاحب بھی [illegible] جھکے اور [illegible] رہنے ہی [illegible] انگریز کی تنبیہ جھاڑی کر چہار کر بھاگنا ہی پڑا مقدمہ [illegible]

معرکہ آرائی

تعلقہ ناگر کرنول ضلع محبوب نگر علاقہ نظام

بنیاد نفاق اغراض مختلفہ ہے۔ بے موضوعن کیساتھ شک و حسد جو دو خصون کا خاصہ ہے۔ اس مخبر ہی کے اجمال کی تفصیل مین ہم مضمون ذیل ہدیۂ ناظرین کرتے ہین۔

ہمنے سنا ہو کہ قصبہ ناگر کرنول مین ایک مشائخ صاحب بغرض وعظ و بدعت کسی صاحب کی حاجت بر آری کیلئے تشریف فرما کر جناب مولوی محمد عظیم الدین صاحب مددگار آبپاشی کے مکان مین فروکش تھے۔ اس سے قبل ایک دو صاحب بھی آئے ہوئے تھے جنہون نے اپنے آپکو مشائخ بلکہ ولی مشہور کر رکھا تھا مشائخ صاحب اول الذکر معاودت کے تیسرے روز حشمت اللہ صاحب کے مکان مین ایک مجلس منعقد ہوئی تھی جسکی غرض ذکر مولود شریف ظاہر کی گئی تھی مگر قرائن مجلس نامہذب تھے یعنے معمولی فرش پر مسند بچھائے گئے تھے جسپر خاص خاص اشخاص سامعین پشت سے گاؤ تکیہ لگائے ہوئے نہایت تمکنت و تفاخر کیساتھ بیٹھے ہوئے تھے جس سے فرعونی تکبر مترشح تھا مجلس کی اس حالت سے مشائخ صاحب موصوف السید جو کہ مدعو تھے سخت متنفر ہوئے۔ مگر مجبوراً بجا بت بیٹھ گئے اسکے بعد اور ایک حرکت یہ ہوئی کہ ایک شخص مخمور و بدمست ننگے قریب تر آ بیٹھا۔ اور اپنی پشت صاحب ممدوح کیطرف کی۔ ان سب حرکات ناشایستہ کی وجہ کہ مجلس مقصود کے لوازم اور قرائن سے بالکل مغائر و مخالف تھا ممدوح کے نفس پسند خاطر اور حسن اخلاص قلب کو بہت رنج و ملال پہونچایا نہ محض اسوجہ سے کہ صاحب موصوف کی توہین اور تحقیر کی گئی بلکہ جن مقاصد کے انتہا سے مجلس منعقد ہوئی تھی کل باتین اوس کے بالعکس وبالعند حائز ہو گئین۔

ناظرین غور فرمائین کہ وہ اشخاص جنکو عوام مشائخ پکارتے تھے اور وہ اپنے آپکو صاحب کرامت ولی تصور کرتے تھے کیا انکے خصائل و افعال اس لائق ہین کہ وہ لقب مشائخ سے ملقب ہو سکین بلکہ اون کے اس لقب پر یہ مصرعہ صادق آتا ہے ع برعکس نہند نام زنگی کافور۔ افسوس صد افسوس آجکل کے نام کے مشائخ حقیقت سے بیخبر لباس مشایخانہ پہنکر مخالفت شریعت کو فخر سمجھکر الفاظ عاشقانہ زبان پر جاری اور صدائے عشق و محبت بلند کر رہے ہین۔ یہ لوگ خود تو اغوا کے چاہ مین مستغرق اور مشائخین سلف و خلف کو بدنام کر رہے ہین۔ اور عوام کو دھوکا دے رہے ہین اور انکو گمراہ کر رہے ہین۔ ان اشخاص سے ایک شرابی بہتر ہے کہ وہ محض اپنی ذات کو نقصان مین ڈالتا ہے مگر یہ لوگ اپنی ظاہری حالت پر گھمنڈ کر کے دوسرے نفوس عوام کو بھی نقصان پہونچاتے ہین۔ اسکو قصبہ کے سیاست کا بیان بھی بالاختصار ضروری ہے کہ اس واقعہ کے دوسرے روز عالیجناب مولانا مولوی محمد شاہ صاحب فخر عالم فاروقی و حنفی نے عالیجناب محمد عظیم الدین صاحب مددگار آبپاشی کے مکان مین وعظ فرمایا۔ اور آیتہ قرآن مجید "وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون" کی تفسیر کو نہایت وضاحت اور عمدگی سے بیان فرمایا اور اپنے وعظ کو تقریر شاہ محمود وایاز پر ختم فرمایا جو خود اس مجلس مین حاکر تعلقہ تھا مع حقہ داران علاقہ بیٹے ہوئے اور مشائخین بھی موجود تھے اس وعظ کا اثر مشائخ صاحب کے وعدہ کامیابی پر (جیسا کہ بخار والے کو شکر کا مزہ کڑوا ہوتا ہے) عاید ہو گیا۔ بالفعل حاکم تعلقہ کو ایسا پڑا۔ کہ اونہین کچھ نہ سوجھی۔ اور گھر کو بھاگ گئے۔ اب اون کو ضرور ہوا کہ اپنی معصیت سے تائب ہو وین۔ مگر تکبر فرعونی نے توبہ کو روکا۔ اس وعظ سے تعریف اختیار کیا۔ اونہون نے اپنے محب صادق و مشائخین کے مرید ارشد مولوی حشمت اللہ صاحب کو ایما فرمایا کہ وہ اسکی تردید کرین۔ اور دوسرے روز انہی کے مکان مین بحسب فرمایش حاکم اور بحکم مشائخین سے ایک مجلس منعقد کیگئی۔ دران خاص خاص لوگون کی دعوت تھی جنمین مولویصاحب و مشائخ صاحب السید و مددگار صاحب مع فرزند آبپاشی بھی مدعو تھے اور ایک پر تکلف مسند وعظ پر مولوی حشمت اللہ صاحب خورمن نے بلباس کوٹ پتلون بیٹھکر مولویصاحب کیطرف اشارہ کرتے ہوئے صاحب موصوف کے بیان کی عدم تکمیل و تردید مین بیان کیا کہ (وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون) کی معنی لیعرفون ہے جسکا ماحصل یہ تھا کہ جو شخص معرفت خداوندی مین مصروف و منہمک ہو وہ دیگر امور و نواہی شرعی کی قیود سے آزاد ہے۔ اوسکو احکام ظاہری شرع شریف کی تعمیل کی مطلق ضرورت نہین ہے اور بیان کیا کہ عبادتین تین قسم کی ہین مالی جیسے زکوٰۃ وغیرہ۔ بدنی جیسے نماز روزہ اور قلبی جیسے معرفت الٰہی۔ اور یہی سب سے مقدم ہے باقی کی ضرورت نہین جس سے صاف مترشح تھا کہ جو شخص مصروف بعبادت قلبی ہو اوسکو نماز روزہ حج و زکوٰۃ سب معاف ہے اور یہ بھی بیان کیا کہ توحید کی دو قسمین ہین (۱) وحدت مطلقہ (۲) وحدت مقیدہ جو شخص وحدت مطلقہ کا قائل ہے۔ وہ مشرک ہے۔ یہ کل بیان بلا تشریح رہا۔ ختم وعظ پر مولویصاحب نے اون بیانات کا اعادہ چاہا۔ بجائے اعادہ کے اونہون نے غیر مہذب الفاظ استعمال کئے اور دوسرے روز عالم اسلامی دعوت و پیکر جامع مسجد مین محمد مخدوم علی (مرید رشید جناب حضرت افضل العلما مولانا مولوی محمد عبد القادر صاحب بحر العلوم) نے کتب امام الہمام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے نقاشے سے خورمن صاحب کے بیان کی تردید کی۔ بعد اوس کے مولویصاحب نے بھی ایک پر اثر وعظ فرمایا۔ اور اوسی شب کو مددگار صاحب کے مکان پر مجلس ذکر منعقد تھی۔ قبل از مجلس ذکر کے محمد قادر محی الدین صاحب فرزند مددگار صاحب نے مخدوم علی صاحب کے بیان کی تائید کی

اور تیسرے روز بعد نماز جمعہ کے مسجد میں محمد مخدوم علی صاحب نے بڑے زور و شور سے بیان فورس کے نہایت خوبی کے ساتھ تردید کی اس مجلس میں بھی صاحب معتقد اوٹھ کے بھاگے اب ناظرین غور فرما سکتے ہیں۔ کہ مجلس وعظ میں بے ادبی کرنا اور اوٹھکے بھاگنا دوسرے مجلس مخالف منعقد کرانا اور کرنا اور سن کے عوض متعدد محفلوں میں ندامتیں اوٹھانا پھر اوٹھ کے بھاگنا یہ کیا ضرور تھا اگر پہلے ہی اس مصرع کو ورد زبان کر گئے ہوتے مصرع۔ ہیچ آفت نرسد گوشۂ تنہائی را + اس باہمی کشاکشی سے بیچارے معمولی درجہ کے خیال کے لوگوں کا ایمان ہو رہا ہے خدا ایسے کیاد و زوار بدنام کنندہ دین حق کے دام تزویر سے محفوظ و مصئون رکھیں۔ آمین ثم آمین۔

کھو دیا حُسن مدک نے ستم ایجادونکا
اُڑ گیا رنگ دھوان بن کے پریزادونکا

ہائے افیون ملعون تو نے کیسے کیسے خاندانی رئیس بگاڑ دئے ملک کے ملک اُجاڑ دئے۔ بڑے بڑے پہلوان پچھاڑ دئے۔ جس کمبخت کو تیری ہوا لگ جائے اُسپر آفت آئی۔ تو وہ کالا ناگ ہے کہ جس کے کاٹے کی لہر نہیں۔ تو وہ مار جفا کار کہ جس میں ذرا مہر نہیں۔ ہمارا ہمعصر مخبر دکن ایران کے افیمیون کا فوٹوگراف ایک لائق و فائق خاتون کی زبانی اسطرح کھینچتا ہے کہ پڑھ کر رونا آتا ہے اور کلیجہ ہلا جاتا ہے۔ کہ جسکا خلاصہ ہم بھی ناظرین پر تکمیل کرتے ہیں۔ وہ خاتون حبل المتین کو یوں تحریر کرتی ہے کہ جب میں بہ تقریب جشن مراجعت حضرت کجکلاہ ایران از سیر یورپ محافہ میں سوار ہو کر سیر کناں ہوئی تو ہزاروں جوان ناتوان مخنث استخوان نیمجان ایسے نظر آئے کہ گویا سخت بیمار ہیں اور نحیف زار ہیں رنگ زرد و استخوان پر گوشت ندارد پوست خشک کمر خمیدہ لباس میلا بوسیدہ چلنے سے مجبور بشکل رنجور۔ افیون کے نشہ میں چور۔ دیکھکر کمال غیرت و حیرت سے ان کے حال پر انفعال پر افسوس کہانے لگی افسوس یہ کیسے کبھی وجیہہ جوان تھے با آن و بان و پُر شوکت شان تھے۔ اور اب کسقدر لاغر اندام اور بیکار رہتے ہیں بلکہ زندہ در گور ہیں کہ کسی کام کے نہیں۔ غیرت کا نشان نام کو نہیں۔ میں یقیناً عرض کرتی ہوں کہ ایران میں بہم فیصدی افیونی ہونگے۔ میرا ایک کڑیل نوجوان بھائی چانڈو پینے سے دہواں دہار ہوگیا۔ بلکہ مردار ہوگیا اللہ اس کی مغفرت کرے اور مجھے صبر مرحمت کرے۔ دوسرا چچا زاد بھائی ایسا محتاج و فقیر ہوگیا کہ بباعث ناداری کے زوجہ کو طلاق دے بیٹھا۔ اب اس کی اولاد در بدر خاک بسر پھرتی ہے ؎

کسی کی کچھ نہیں چلتی کہ جب تقدیر پھرتی ہے

قبل ازیں جوانان ایران کُشتی پر شیفتہ و فریفتہ تھے اب افیون پر مفتون ہیں۔ اگر وہ باعث عذاب عقاب عقبیٰ تھی تو یہ چینا بیگم دین و دنیا دونوں کی برباد کنندہ ہے۔ افسوس کہ جن سے قواعد کے میدان میں بھی جایا نہیں جاتا وہ میدان جنگ میں جاکر کیا مردانگی دکھائینگے۔ جن سے افیون کا ڈبا کونین کا تھیلا۔ تانبے کا حقہ نہیں اٹھ سکتا وہ کیا تلوار اوٹھائینگے۔ میرا شوہر ۲۳ برس کا ہے مگر بباعث افیون کے لگنے کے میرے پاس پھٹکتا نہیں۔

واللہ چنڈو بازوں کے ازدواج کے لئے ایسے خاوندوں کے ہونے سے موت بہتر ہے۔ میرا خاوند خریداران حبل المتین سے ہے مگر کثرت نشہ سے کبھی اخبار دیکھ نہیں سکتا۔ میں کمبخت دیکھا کرتی ہوں۔ مخبر دکن لکھتا ہے ایران پر کیا منحصر ہے ہندوستان کا حال ایرانیوں سے بدتر ہے۔

اگر ہم شاہ کجکلاہ سابق و حال کے سفر و سیر یورپ سے تعجب کرتے ہیں کہ اس سیاحت سے کیا قومی فائدہ ہوئی۔ ہم تو جب جانتے کہ اپنی رعایا پر نظر ڈالکر اون کے عیوب کو ان سے رفع کرتے۔ جاپان پیٹر زار روس نے اپنے ملک سے فقیرانہ بھیس میں سفر کیا۔ اور غیر ممالک میں طرح طرح کے ہنر و پیشہ مثل نجار و لوہار کے سیکھا اور اپنی رعایا کو اگر سکھلائے بنائے کہ جن سے تمام رعایا کو فائدہ پہونچا۔ مگر غیر بادشاہ کی کیا شکایت کریں کہ جب ہماری گورنمنٹ افیمیون چنڈو بازوں کا خیال نہیں کرتی ؎

کہہ دو طبیب سے کہ وہ اپنی دوا کرے

ہماری رائے میں ہر نشہ باز پر ٹکس لگایا۔ شراب افیون سے بھی خراب اور بدترین عذاب ہے چنانچہ ۵۰ لاکھ ڈاکٹروں نے یورپ میں شراب کی خرابیوں پر قلم اوٹھایا ہے۔ اور ہزاروں دلائل سے اسکو برا بتایا ہے مگر یورپ میں خود ہی نہیں چھوڑتے اور نہ کسی جانب باگ تک نہیں موڑتے ؎

کسطرح چھوٹے بلا کالی گھٹاؤں کی زلفوں کا خیال
ایک مدت سے یہ کالے ناگ ہیں پالے ہوئے

اور مزا یہ ہے کہ اب ہندو مسلمان بھی جنٹلمین ہو کر اسی دختر رز کے عاشق زار اور اسی کے طرہ تابدار میں گرفتار ہوتے جاتے ہیں ؎

حضرت ناصح جو آئیں دیدہ و دل فرش راہ
کوئی مجھکو یہ تو سمجھا دے کہ سمجھائینگے کیا

پہلے زمانہ کے عشاق تو خیالی معشوق کے عاشق تھے اور اب عاشق صادق ہیں ؎

جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

مگر الحمد للہ کہ شہنشاہ ایران نے حکماً پانچ روز میں افیون کا نام و نشان یکقلم گم کر دیا۔ خدا کرے ہماری گورنمنٹ بھی مسکرات کو اپنی رعایا سے نام و نشان

زیادہ سے ٹکس تو اب ہی لگایا تھا ہے اور نرخ
بھی گھٹا ہوا ہے کہ ایک روپیہ کی تے روپیہ بھر
افیون ہو گئی ہے بمبئی مسکرات پر سکرات کا عالم ہے
پیمانہ بھر چکا ہے چھلکنے کی دیر ہے

ہو اک نظر ادھر بھی اُو آن بان والے

جناب شیخ پنچ بہادر بیگ خانصاحب۔ بہت۔
دیری ایک نظر ادھر بھی۔ کہہ دو۔ کہ اسوقت گھر میں
نہیں ہیں۔ اور اگر گھر میں ہی ہیں تو فرصت نہیں
ہے۔ اور اگر فرصت بھی ہے۔ تو طبیعت حاضر نہیں
ہے۔ اور اگر طبیعت بھی ہے تو مخاطب نہ ہو نگے۔ اور
اگر مخاطب ہوئے بھی تو آپ کے کہنے پر عمل نہیں کرینگے۔
اور اگر جبراً قہراً عمل بھی کیا۔ تو آپکی بات وہی
دکیا۔ وہ بھی نا۔ میان مین آدمی ہی تو ہون۔ کوئی
پتھر کی تو ہون نہین۔ جو میری بات گوش زد ہو۔ مجھے
آپ کو حرف ہو کر بات کے ساتھ آسمان ہی کو اڑا
دینا ہے۔ یا میری بات کوئی جہنڈہ حجاز ریلوے
کی فہرست نہین جسکا کالم پڑھتے ہوئے غیرت
آتے ہے۔ توبہ۔ توبہ۔ غلطی ہو گی۔ آپ اور غیرت
کیون جی کیا ہم مین غیرت کا مادہ نہین۔ ارے صاحب
یہ کون کہتا ہے کہ آپ غیرتدار نہین۔ لیکن اب آپ
کی غیرت مین تھوڑا سا شک پڑتا ہے۔ شاید جب
سے آپ کے خیار نینی تال آنے لگے ہیں اور اون
کی آمدنی سے تو نرخ ریف مین دخول پایا ہے اُس کے
اثر سے غیرت کافور ہو گئی۔ واہ چہ خوش۔ کیسا
نینی تال کے پانی مین یہ اثر ہے۔ اگر یہ اثر نہ ہوتا تو
آخر کیا نینی تال کے مسلمانون سے فہرست
چندہ حجاز ریلوے مین سے گم ہے کے رہ کے سینگ
کیطرح عام کیون غائب ہوتا۔ ورنہ تو یہ ہے کہ جس نے
ایک بس دیا ہے نینی تال کا پانی پی لیا

وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ کسی مسجد کا متولی ہو جاؤن خانہ
خدا کی آمدنی شکم ناہنجار کے جہنم مین جھٹ پٹ کر جاؤن
اور ڈکار تک نہ لون یا تمباکو فروشی کر کے سودی بن
جاؤن میلاد خوانی کی فیس پانچ روپیہ پاکر وہان لگا
کر زندیون کی تانی تک مسجد پر پہونک جائیں۔ یا کسی
مسجد کا مینیل امام بن جاؤن جو مزے سے جمعہ
جمعراتی سب کا مالک بن جاؤن۔ مگر مردہ شوئی کی
بڑی قباحت ہے۔ اور خدا کرے کوئی مسئلہ در پیش نہ
کرے۔ یہ تو عاشق پاکبازان کا حال ہے۔ لبیب
صاحب فرما چکے۔ اجی ٹھہرئے ٹھہرئے۔ یارون
جلسہ کا حال پر خوب روئے اور ہنسئے۔ اگر خدانخواستہ
بی سری جان فہمائش کر دین تو تمام مہینہ کا اوور ٹائم
کا روپیہ اوور ٹائم کے کام آئے۔ کندن جان یا بڑی
بہوانی کا پوشیدہ حال بھی معلوم ہو جائے خفیہ دفتر
کی تمام اسٹیشنری بیچکر چھوٹی بہوانی کے بھینٹ
چڑھ جائے۔ ماحن جان کی خاطر تمام بالائی رقم لوٹ
کے گھر پڑے پڑے چٹ ہو جائے۔ جمراجان کی جیرائی
مین عطر پھلیل کا تیل نکالکر۔ بے تیل کے تلو نہین شمار
ہون۔ پڑا نا شہانہ ہوا ریشم ہون۔ بلڈنگ ہو اور
لت سنگے جیسے ہون۔ رشوت۔ جرمانہ۔ فیس ٹیکس
مین سینکڑون صرف ہو جائیں مگر خدارا چمڑی
جائے دمڑی نہ جائے۔ موتی جان کا بڑا نا بامحتی
سخرہ ہو اور مرغی کے بچہ کا شوربا ہو۔ باقی دیوالی
مٹیا چاند سے ہون۔ کیون ہم جہت کے ہو کر اسوقت
فرصت نہین ہے۔ اوہ اوہ۔ بھول گیا خطا ہوئی
ابی شیخ جی مرزا جی بابو جی سنئے جی دفتری جی۔
موتی کی ناک شنار نے کاٹ لی ارے ہین۔ اچھی طرح
تشریف رکھئے۔ کون سی موتی اور کون شنار۔ کیا
بڑی موتی جسکی بڑی لمبی ناک ہے جیسے اونٹ
کی نکیل۔ اور شنار حسین بزاز۔ نہین۔ توبہ کرو
موتی کورانی اور شنار حسین خان جمان میر پر سال

انسپکٹر جنرل پولیس کے یہان ملازم تھا پھر کب
ہوا۔ شنار حسین کہتا تھا کہ شراب کے نشہ مین جمعہ بھی
تھا اور موتی بھی تھی پورس و کنار کیوقت نشہ مین ناک
منہ مین آگئی جو ایکطرف کا نصف دانتون سے زخمی
ہو گیا۔ مسٹر اے نیلٹ صاحب بہادر کے اجلاس
سے ڈیڑھ سال کی قید و مچلکہ و ضمانت ایک سال
کے واسطے مقرر ہوا تھا گذشتہ اپیل مین تخفیف
ہو گئی۔ دس گیارہ کے قریب بازو بن لپٹے دو دام
جنیون پر) فی اسم پانچ تھوڑے لگنے۔ چالیس پچاس
روپیہ جرمانہ کے داخل ہوئے کہ بعد چار بجے کی غزل
باندہ کر عام سڑک پر کیون نکلین۔ بہت کوشش
ہوئی کہ کوری بچ جاوین۔ مگر وہ ہی بات قدغن ہے
کہیں بزم مین کوئی آنے نہ پاوے۔ دو دو کیل اور داد بجے
اور بچے گرہ جی۔ للی باتا راور دس کے معاون رسوا
حلوائی کو ڈیڑھ ڈیڑھ سال کی سزا ہوئی کہ ایک شخص
کی بی بی کو فرار کیا تھا۔ ایک نائیکہ جی اور دو برس کو
بھیجدی گئیں کہ وہ ایک نابالغ کو در غلا کرتے اور بیچ
نہین۔ ریلوے پولیس نے گرفتار کیا۔ اور ستاون
۱۳ر نومبر کو دو ہنگی بچے جوان لونڈے مس نجول
کے اسکول مین شب کو کھانا کھا کر ایک ہی چارپائی
پر سوئے مگر صبح کو دونون مردہ ملے بہت کچھ تفتیش
ہوئے اور ڈاکٹرین جیرین گئیں باعث ہلاکت معلوم
نہ ہوا دونون کے شادی عنقریب ہونیوالی تھی۔ اور
کہو جی۔ ہان ہان بیٹھ جائیے۔ کوئی ہے آپ کے
واسطے حقہ پان لاؤ۔ وہ آپ کو معلوم ہے کہ نینی تال
کی مسجد کی آمدنی کا انتظام مردوی ...... ذری
ٹھہر جائیے یا جانے پھر آؤن۔ جی ہان ابتو آپ کو بچانا
کیا دست آوین گے۔ لیجئے بندہ بھی رخصت ایک
بات اور سن لیجئے۔ میرے ادب عشق ۲ روپیہ
جرمانہ بھگتے کیون۔ وہ تھوڑا سا مقدمہ مسٹر جانسٹ
سے متعلق تھا اور تم مخفی بے گناہ جی۔ بنسی بلا

ملوبہت کے سر پر ہی - او بھئی نانی کا کیا حال ہے - جناب آج کل ہر طرح کا فاقہ ہیں - دو ایک روز چار روپیہ بطور رشوت کے چندہ میرا بھیجئے - اچھا قصور معاف ہو دفتر کا وقت قریب ہے پھر ملاقات کروں گا - لہذا آپ کو رخصت کرتا ہوں - بندہ خود ہی جاتا ہے - سلام علیکم - سنئیے جاتا ہوں - کھڑے کھڑے ایک بات اور سن لیجئے - وہ یہی فرمائی ... بانکے سپاہی - جو شروع شباب میں صرف سوتی تھیں اور عین شباب میں موتی جان ہو گئیں اب آخر میں ستارہ نے جو چمک دکھائی ... چار روپے دام میں پھنس گئے - جس کو بہت ناز سے آپ کہا کرتی ہیں - سنتی ہی بس میں - داروغہ بھی بس میں - گھونگھرو کرون پر بس سا بس میں - موتی سے اختر ہو گئیں - ہاں - آؤ ... چلے آؤ کہاں تک کہا لو سنتی نہیں لیجئے - بندہ کی عادت ... کھانے کی ہے ابھی ہماری خاطر تھوڑا سا - جی ہاں ابتر کیا ... وعدہ کر کے ... دفعہ بیگو بیگو کے بارہ انگل والے پاپوش سے خبر لو - سب منظور ہو گا - ہاں اون کا کیا ہوا جہاں جھجی کے دنیا چراغ سے مسہری میں آگ لگ گئی - خیریت یہ ہوئی کہ جاگ گئے اونہوں بجھالی گئی - کیوں کیسے یہ واقعہ ہوا کہ جب کہ ... ساز و بیسواز نگا نے کیواسطے چراغ روشن ہو رہی تھی - اون کی نوچی نے نئی نئی ناک سے چھینک دیا تھا کہ ایک بات ہوئی کہ اوسیوقت پرانی گئی نئی آگئی - جی ہاں نوچی کی چھینک بھی جنے کے انڈے کا گرنا ہے - نہیں ... نہیں بھی خبر تھی کہ کنواری بالی کی چھینک تھی - درد - خیر کہ آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے ہوتا -

ہاں صاحب تو میں اپنی حیثیت کے موافق کچھ چندہ ... میں بھیجنا چاہتا ہوں - اگر آپ بھی - کیوں ... آج بھیں - آج بھیں - ہی کل سے وہ ندر کا ہو رہا ہے کہ خدا کی پناہ - جی ہے ... اس نام سے ... کیا بات کہا لسی کیا مرے ندر کی تب دق ہو گی ... کہا سنے کو نہیں چاہتے آپ کہاں ہیں تو

سنگواؤں - اجی بس معاف کیجئے یہ پاک حرام الحرام آپ کو مبارک بندہ چلتا ہے - سلام علیکم -

بل ف

ایک کھری سنانے والا - تربل ایم کے بی کا لا کہانے

از بمبئی تال

ہر بلائے کز آسمان آید
خانہ ہند را تلاش کند

مسٹر پنچہادر - خیر آداب - آپ تو ہر قسم کے بڑے بڑے رمالوں نجومیوں سے صحبت یافتہ ہیں ماشاء اللہ سے خود بھی اگر تھوڑی بہت استعداد رکھتے ہیں آخر کشش یہ تو بتلائیے فلک کج رفتار کی گردش صرف ہند ہی کے لئے ہے یا کہیں اور جگہ کے لئے بھی مرے لئے تو یہاں کی زمین و آسمان دونوں گھومتے ہیں - اگلے زمانہ کے واقعات کو تو خیر قصے کہانی سمجھ کر ٹال دیں مگر آنکھوں کی دیکھی ہوئی باتوں کو کیا کہیں ابھی کل کا ذکر ہے کہ خسوف آفتاب کی وہ دھوم دھام کی خبریں پھیلی ہوئی تھیں کہ خدا کی پناہ - کھانا پینا حرام ہو گیا تھا تاریخ معینہ پر سوائے ارد و ذکر و کہنا ... تسبیح کی صداؤں کے کچھ سنائی نہ دیتا تھا خیر لوگوں نے رو پیٹ کے آسمان و زمین کو روک تھام لیا - پھر اوس کے بعد ستاروں کی نحوست خبروں نے تو گویا جہان ہی کا خاتمہ کر دیا تھا بڑے بڑے تو نہ بچ گئے تھا نہ زور و شور و گیا حضرت سیف خان و جناب سلطان صاحب نے مہربانی فرمائی ناخونہ مہمان ہو کر پیدائش غذ کے موافق آدمیوں کا بھی انحصار کرو یا سود خور کو بچھا کر خوب بڑھ بڑھ کر ہاتھ مارے - حاکم اور محکوم کو آپس میں لڑا دینے کی فکر میں کہیں رئیسوں کا کہنا چھوڑا و با خدا خدا کر کے آپسے کچھ نجات ملی تھی کہ پھر فقط صاحب نے

جو ہندوستان پر دل و جان سے عاشق ہیں بذریعہ نرگس موسم باران میں نزول فرمایا آپکی پیشوائی کو ہر جانب سے الجوع الجوع کی صدائیں بلند ہوئیں جن لوگوں کے پاس غلہ موجود بھی تھا آپکی ضیافتوں کے لئے روک رکھا باقی غربا جو پہلے ہی فاقہ مست تھے آپکی صورت دیکھ کر تعلیمیں بجانے کے عوض پیٹ پیٹنا شروع کیا - اگرچہ پانی برابر برس رہا ہے اور آئندہ کے لئے ابر کے ٹکڑوں کی آمد و رفت سے امید سی پائی جاتی ہے مگر بیچارے بندہ کو سے جن دو چار سال کے لئے پورا اطمینان ہے اپنے فائدہ کے سامنے دوسرے کی کیونکر سنیں - ہر طرح پر نرخ کم ہوتا ہے - اگر پانی نہ برسے تو ہماری شرع میں نماز استسقا وغیرہ پڑھنے کا حکم ہے مگر خاص اس قحط کے لئے کچھ بھی نہ لکھا اب سوائے اس کے کیا چارہ ہے کہ عقل سے کام لیں یعنی اپنی سرکار عالیجاہ کے روبرو یہ مجلس پڑھ کر ماتم کریں شاید کوئی بات سمجھ میں آجائے حاکموں کی عقل ہی حاکم ہوتی ہے دوسرے اپنی حالت کی خبر دینا ضرور رہے کیونکہ ایک تندرست کو بیمار کی حالت کی کیا خبر جب تک وہ خود بیان نہ کرے - اچھا آئیے حلقہ ماتم باندھ کر آپ ہی شروع کیجئے - دیکھئے زمانہ کی کیا حالت ہے

بہت مشہور ہیں چرخ بریں کے گو کہ افسانے
جو یک جا سکن غزلان و یک جا ہیں پری خانے
غرض ایک حال میں ہیں ساکنان دار دیوانے
دریں ملک خراب امروز کس با نیست سامانے
جو گنج آشنا بود اند اہل خرد و گنج ویرانے
بیان کیوں کر کروں میں آہ اپنی ذلت و خواری
گرانی اس قدر غلگی ہائے ادبار سے
امداد ور پیر کو ہوشتا ہوتا ہے گھر گھر مجلس برپا

کہ معنی ہم ندارد این زبان حرف شنیداست

دیوان اوٹھتا نہیں یک جا کبھی جز نالہ و فغان
دل عاشق میں پیتے گندمی رنگت سے ابجانان
بجائے زر کے روٹی پر ہے جلتا سکہ شاہان
سپاہی ہم بمیدان قناعت میکند جولان
ز شمشیر و سپر دارد دم آبے بنالے
ندر انصاف ہاتھوں سے کہو کچھ تو خدا لگتی
پھر جب پاس مال و زر کسی کے پیر وہ ما کیسی
غم و قحط گرانی سے طبیعت سب کی یون بگڑی
طبیب از علم طب دریاد میدارد ہمین معنی
نباشد خوب تر از شربت دینار دوا نے
نیا یا دیکھ کر طالع اگر سب راست اور باطل
ہوئی علم خواص سبعہ سیارہ ہمہ گو کامل
عمل سفلی و علوی دہ کے تابع جسے تھے ہو کامل
منجم را نشد غیر از فلاکت از کتب حاصل
ز ضعف جوع بیند قرص مہ را گردہ نانے
بھلا ہو حال پر کوئی کسی کے کس طرح خندہ
گر فتار اپنی حالت میں ہر اک آزاد و زندہ
منجم اور کاہن کی بھی حالت ہے پراگندہ
ز تنگ مفلسی رمال ز قبس ریش خود کندہ
نمودہ باد دستی لحیہ اش را شکل لحیانے
گرانی اس قدر غلہ کی او سیر اور یہ لحیہ
نہیں ہے گھس لگانے کو بھی باقی اب کہیں پیسا
حواس و ہوش میں آؤ علاج درد دل کیسا
نباشد اس قدر سرمایہ ہم جراح مسکین را
کہ بر زخم دل خود مرہمی سازد نمکدانے
سنی رشوت خوشامد ایک مدت سے اگر دو جب
جگہ ملتی بھی تھی اوس کو بھا قسمت کا جو غائب
مگر فی الحال تو ہے توڑتا ناخن شاقب
چو طفلانش سوار از بہر روزی میدود کاتب
ز کلک خود کشیدہ دار دو اسپ میدانے

اسلامی دنیا

ہنسلی بکا افسر فوج نے نظارت حربیہ یونان کو تار دیا ہے کہ افواج سلطانی کی موجودگی۔ حدود کی وجہ بحال اور حفاظت کیوجہ سے اب وہان ہر طرح سے امن ہے جس کے جواب میں نظارت مذکورہ کے طرف سے دولت عثمانیہ کا بہت کچھ شکریہ ادا کیا گیا ہے۔

جواد پاشا گورنر شام جو کسی زمانہ میں وزیر اعظم بھی رہے تھے اور بعد میں سروس سے ریٹائر ہو چکے تھے حال میں انتقال فرما گئے۔ گورنمنٹ نے انکی بیوہ کیلئے ۲۰۰ روپیہ اور انکی ہمشیرہ کیلئے ایک ہزار روپیہ ماہوار کا وظیفہ شفقت مقرر ہونے کے لئے حکم صادر فرمایا ہے۔

سیف اللہ پاشا جو گذشتہ جنگ ترکی و یونان میں ایک ممتاز فوجی افسر تھے اور سرحد ترکی و ایران کے عہدہ پر و کمانڈ جنرل پر مامور ہو رہے تھے اب انہیں عساکر عثمانیہ کے اعلےٰ ترین منصب کمانڈر انچیف پر ترقی دیگئی ہے۔

سید عبدالاحد صاحب امیر بخارا نے چندہ حجاز ریلوے میں ایک لاکھ روپیہ دیا اور آپ کے خلف الرشید صاحبزادہ اکبر نے بیس ہزار روپیہ اور بعض دیگر امراء بخارا نے چالیس ہزار روپیہ دیئے یعنے بخارا سے ایک لاکھ ۶۰ ہزار روپیہ کمیٹی حجاز ریلوے کیلئے قسطنطنیہ کو روانہ کیا گیا۔ ہم جمیع مسلمانان سے امیر صاحب موصوف کی حمیت اسلامی کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور خدا سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارے امرا آپکی تقلید کریں۔

ازمیر میں کچھ عرصہ ہوا جو زلزلہ آیا تھا اوس سے ایک کالج بالکل تباہ و منہدم ہو گیا اعلیحضرت سلطان المعظم نے حکم صادر فرمایا ہے کہ ۵ ہزار روپیہ سے اسکی ترمیم و تعمیر کیجائے۔

جاسوسون کی رپورٹین

نواکہالی مین ایک کنسٹبل نقب لگاتا پکڑا گیا اسکو ایک دن کی قید اور پچاس روپیہ کی سزا دی گئی ہے۔

دہلی مین برقی ٹرمویے بنانے کی تجویز ہے ولایتی کمپنی سے اپنے نفع نقصان پر بلا اجرت تیار ہوئی ہے۔ اور اوسکے ساتھ برقی روشنی بھی جاری کیجائیگی۔

شاہ عالم پناہ نے حضور لارڈ کرزن کو پریوی کونسل کا بھاری اعزاز بخشا آپکی بیاقتی بڑی ہی سے خوشی ہے۔

حیدرآباد کے زنانہ ہسپتال افضل گنج کے لیڈی سپرنٹنڈنٹ مس اڈنہ لاری (ہمشیرہ رزیڈنسی سرجن) فوت ہو گین۔

رنگون مین ایک پولیشین پکڑا گیا مصنوعی پولیس افسر بنکر ٹھگنا چاہتا تھا۔ ایک ہی بھی پکڑا ہر۔

کردینکالر (سیلون) مسٹر فیبر گورنمنٹ ایجنٹ نے کمرہ دفتر مین خودکشی کی۔ بیچارہ بعہدہ سپلی اور ڈگیا (ایجنٹ کمشنر قسمت ہونیسے)

سیلون کے اخبار ٹائمز نے وہین کے اخبار محمڈن پر بلا حوالہ کے تار خبر نقل کرنے کی زیر قانون کاپی رائٹ نالش کی۔

سالگذشتہ کے قحط مین پنجاب مین لاکہون مویشی فاقون سے ضایع ہوئے۔ ایک ہی ضلع حصار مین ماہ مئی تک ۵۰۰۰۰ مر گئے۔

کل پنجاب مین رفع تکلیف قحط پر ساڑھے بارہ لاکھ صرف ہوا۔ چھ لاکھ صرف ایک ضلع حصار مین تھا۔

کلکتہ مین قحط ہند کے چندہ کی کل مقدار ایک کروڑ ۵۴ لاکھ ۹۵ ہزار روپیہ تک پہونچی اب خاتمہ ہے۔

بنارس کالج مین بباعث طاعون تعطیل کی گئی یہ درخواست کہ عدالتین بند کیجائین نامنظور کیگئی۔

ہائیکورٹ کی ایک شاخ لکھنؤ مین کہولیجائیگی اس تجویز پر عملدرآمد کرنے مین تاخیر نہین کرین گے۔

چھاونی دمدم مین برٹش فوج کمرہ کی طرف چار کپتان قلعگیر ہونگی یہ تخفیف مناسب سمجھی گئی۔

یہ خبر کہ آگرہ مین مریضان طاعون نے اپنی خوشی سے سگریگیٹ ہونا چاہا۔ صحیح نہین ہے۔

دیسی والیان ریاست نے جو گھوڑے جنگ جنوبی افریقہ کے لئے دئے تہے ان کا پہونچایا کا کرایہ خزانۂ لندن سے دین گے۔

ٹرنڈب کی فوج لیوی کے کمانڈر کپتان جیکب کے اسباب پر متصل گراہن نالہ وزیریون نے چھاپہ مارا۔ ۶ تاریخ تہی۔ ایک شتر سوار ایک خدمتگار اور دو اونٹ مارکر چلتے پھرتے نظر آئے۔

فیض آباد کے جیمز پیئی سنگ الزام قتل سے سشن مین بری ہوئے پھر جوڈیشل کمشنر نے پھانسی کی سزا دی

آگرہ مین مارے گرمی کے پارہ مقیاس الحرارت ۱۱۰ درجہ پایا گیا الہ آباد و لکہنؤ مین ۱۱۰ درجہ ہے۔

کشمیر کی خبر کہ چیف جج اسمگلڈز صاحب سرینگر سے جمون مین طلب کئے گئے۔ خیر باشد۔

سرحدی خبر ہے کہ محسود وزیریون نے ۷ تاریخ کو تانہ شرارت کی ایک پاوندہ کاروان پر خوفناک چھاپہ مارا۔ یہ چھاپہ مارا۔ یہ چھاپہ گوری کچ اور نیلی کچ کے درمیان مارا ہے۔ ایک پاوندہ کو قتل اور دو کو زخمی کیا۔ باز نہین آتے ہین۔

شہر جالندہر کو طاعون سے محفوظ رکہنے کے لئے تمام دروازون پر پولیس کا پہرہ کہڑا کیا گیا آئندہ قصبہ سے کسیکو داخل ہونے نہین دیتے ان رکون سے کیلئے

گورنمنٹ کی روک قائم کی گئی۔

کلکتہ مین حضور قیصرہ وکٹوریا کی ہندی یادگار سے متعلق بسرپرستی حضور والیسرائے ایک خاص اشتہار جاری ہوا۔

کشمیر کی سڑک ناگہ بوجہ پھسلنے ٹیلون کے رک گئی ہے۔ اس باعث وزیرون کی روانگی روک دینی پڑی۔

نواکہالی کے معطل شدہ سشن جج مسٹر چپل نے وزیر ہند کے نام کی عرضی دوبارہ جلد پیش کرنیکا ارادہ کیا۔

مہاراجہ میسور نے لندن کے چوبیا خانہ کے لئے بطور تحفہ شاہ ایڈورڈ اپنی قلمرو کے آٹھ اور شیر بھیجنے کا ارادہ کیا۔

پنجاب یونیورسٹی کے امتحان مڈل کی خبر ہے انگلو ورنیکلر مین اب کے کل امیدوار (۳۴۷۳) پاس ہیں۔

مہا کمبھور کے لیڈر بابو جگبندہو نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پر نالش ہتک عزت کا نوٹس دیا ۵۰۰۰ روپیہ چاہا ہے۔

جانڈپور مین سب ڈویژنل افسر اور ہاسپٹل اسسٹنٹ کے درمیان سخت ہاتھا پائی ہوئے اول الذکر کے چار دانت ٹوٹ گئے۔

دکھنی جنرل ہسپتال نمبر ۲ بھی چین سے ہندوستان کو واپس کرتا ہے۔ کل عملہ اور انگریزی فوج بھی ہمراہ ہے۔

ماہ فروری ۱۹۰۱ کروڑ روپیہ کی تجارتی مال باہر سے داخل ہند ہوا۔ ۱۰ لاکھ کا ہند سے گیا۔

لفٹننٹ بریڈ ربا صاحب بارڈی مین بطور پولیٹیکل ایجنٹ مقرر کئے گئے

گوجرانوالہ سیالکوٹ کے آوارہ لوگوں مین سوشل پالم تفریح کے لئے چلا گیا۔ سوکر سے جنگ طاعون رفع نہ ہو جائے۔

لندن ٹائمز کا نامہ نگار متعینہ شنگھائی رقمطراز ہے کہ نانکن کے والسرائے کو گورنمنٹ برطانیہ کی جانب سے ایک خط موصول ہوا ہے جسمین نانکن کے والسرائے نے منچوریا کے متعلق عہد نامہ پر دستخط نہ کرنے کی گورنمنٹ چین کو روس کے خلاف مشورہ دیا تھا اس بارہ مین تعریف کی گئی ہے اور نیز اس کی حب الوطنی اور اعلی دماغی سے روس کو اپنے ارادہ مین جو ناکامی ہوئی ہے اوسپر مذکورہ بالا والسرائے کو مبارکباد دی گئی ہے۔

پریٹوریا کے جیل خانہ فرار شدہ آدمیون سے بالکل بارہ گھر ہو گئے ہین۔ جنرل بوتھا کے مقام پیٹرزبرگ کے موجودہ دہا دینے کی بہترون کو خاص وربیہ کا پریشان اور حیران کر دیا ہے ان کی تمام تیاریون کو جو وہ لوگ کیپ کالونی پر حملہ آور ہونے کے لئے کر رہے تھے ملیامیٹ کر دی ان کا جھاڑیون مین فرار ہونا ان کی بے سرو سامانی اضطرار کا پتا دیتا تھا۔

ڈیلانڈ ملاسوالی لینڈ مین برٹش گیریزن واقع و دار پر حملہ آور ہونیکی کوشش کر رہا ہے سامسد نے فی الحال آٹھ ہزار لشکر جمع کر لیا ہے لیکن برٹش گیریزن محفوظ و مستحکم مقام پر واقع ہے اوس کے پاس سامان رسد و آلات حرب کافی تعداد مین موجود ہے۔ سنا جاتا ہے کہ آئندہ ۹ ر مئی کو عام شورش کی ابتدا ہوگی۔

افواہ ہے کہ مسٹر سٹین نے بوئرون کو صلح کرنے یا اتباع قبول کرنے کی صلاح دی ہے لیکن ابتک وہ جنگ پر مستعد پائے جاتے ہین۔

ایک مہم جسمین پانچ ہزار جرمن اور دو ہزار فرنچ شامل ہین مقام پاؤٹنگفو پر دراز ہوئی ہے خبار نیز وہ جنرل لیوک واشنگ پر حملہ آور ہوگی چونکہ اس جنرل کے پاس ایک لاکھ چینی فوج ہے اور اوس نے کاونٹ والڈرسی کیطرف سے اضلاع پاؤٹنگفو مین جو حد بندی کر دی گئی ہے اوسے تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے۔

لارڈ کچنر کیجانب سے جو مراسلہ مقام پریٹوریا سے موصول ہوا ہے اوس مین ظاہر کیا گیا ہے کہ جنرل سر ایچ راالنسن مقام اسمٹ لگر و جو مقام کلارکسڈراپ کے شمال مغرب مین واقع ہے آگے بڑھے ہین ۲ بوئر قتل اور مجروح ہوئے اور ۲۳ گرفتار ہوئے ایک ۱۲ فیر کرنے والی توپ اور اوس سامان کے علاوہ دو آلات حرب کی گاڑیون پر قبضہ کیا گیا ہمارے صرف ۳ آدمی زخمی ہوئے۔

انگریزون کی شمالی مہم مقام اوکر پہونچ گئی ہے وہان کے طالنے اس کی پیشقدمی مین رکاوٹ ڈال رہے ہین۔ متفرق مقامات پر خفیف لڑائیان ہوئین ۵ ر تاریخ کو دشمن پسپا کر دئے گئے اور اون کے گاؤن جلا دئے گئے اور کھیتیان برباد کر دیگئین۔

پیکن کا شاہی محل جو تا بحال کاونٹ والڈرسی کا صدر مقام تھا جلا دیا گیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ کارروائی آتش بازی سے کی گئی۔ جنرل شواٹزہوف جو اس محل مین تہ گم ہو گئے ہین۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ اس آتش زدگی کی نذر ہو گئے۔ کاونٹ والڈرسی بھی اسوقت عمارت کے اندرونی حصے مین تھے لیکن بڑی مشکلون سے ایک دریچہ کی راہ سے صحیح و سلامت نکالے گئے۔

لارڈ کچنر پریٹوریا کے ایک رپورٹ سے منظہر ہین کہ ۹ وین لانسرز رجمنٹ کی ایک جماعت پر ڈچون نے کمینگاہ سے نکل کر حملہ کیا۔ لفٹنٹ سکنڈ ولڈ اور ۴ سپاہی مقتول اور پانچ سپاہی مجروح ہوئے۔

ہاؤس آف کامنز کے اجلاس مین سر مکائل ہکس بیچ نے جو بجٹ پیش کیا اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پارسال ۵ کروڑ ۳۵ لاکھ پونڈ آمدنی سے زیادہ خرچ ہوا۔ خرچ کا یہ اضافہ جنگ جنوبی افریقہ کے باعث ہوا اور نہ صرف ایک کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ زیادہ ہوتا اسکے لئے ۱۸ کروڑ ۷۶ لاکھ ۲ ہزار پونڈ خرچ کا اندازہ لگایا گیا ہے جن مین سے فوجی مصارف مین ایک کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ کام آئینگے اور اختتام سال مین ۵ کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ کا نقصان ہوگا۔ اس نے انکم ٹیکس مین ۲ پنس شکر کے ٹیکس مین ۲ پنس سے ایک شلنگ تک اور کدکے ٹیکس مین ایک شلنگ کا اضافہ کیا گیا ہے اس صورت مین محاصل کی مد مین ایک کروڑ ۱۰ لاکھ پونڈ زیادہ وصول ہونگے۔ سر مکائل نے رائے دی ہے کہ ۶۰ لاکھ قرض لیا جائے اور یہ رقم خزانہ کے اعلی افسر کے پاس وقت ضرورت کے لئے رکھی جائے۔

کلکتہ ہائیکورٹ کے آئندہ کریمنل سیشنز مین سر جسٹس سیل اجلاس کرینگے۔

طاعونی نگار

تاریخ	مبتلا طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۱۵ ر اپریل	۱۲۱	۹۳	۲۴۰
۱۶ ر "	۱۲۲	۸۹	۲۲۴
۱۷ ر "	۱۰۵	۹۴	۲۲۵
۱۸ ر "	۱۰۰	۶۷	۱۹۶
۱۹ ر "	۹۱	۷۷	۱۹۶
۲۰ ر "	۹۳	۹۲	۱۸۸

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہو